السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ حضرت نماز مؤمن کی معراج ہے یہ بات تو درست ہے لیکن یہ حدیث مبارکہ نہیں ہے جو بھی تحقیق آئی ہمارے پاس اس حوالے سے لیکن آج مفتی تقی عثمانی صاحب کا ایک بیان سنا اسمیں تو حضرت اسکو حدیث فرما رہے ہیں۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۳۸/۲۲۸۴
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملهم الصواب

مذکور تحقیق درست معلوم ہوتی ہے اور متداول کتبِ حدیث میں بعینہ مذکورہ الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث ہمیں بھی نہیں ملی ہے۔

آنجناب کے اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں ہمارا اب تک کا مشاہدہ یہی ہے کہ حضرت دامت برکاتہم العالیہ "الصلاة معراج المؤمن". کو حدیث کہنے سے یا ان الفاظ کو بطورِ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے ﴿مثلاً: قال النبی علیه السلام یا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم﴾ بیان کرنے سے گریز فرماتے ہیں۔ بندہ ﴿احقر شاہ محمد تفضل علی﴾ نے خود کئی بار مختلف بیانات میں حضرت دامت برکاتہم العالیہ کو مذکورہ جملہ درجِ ذیل محتاط الفاظ میں بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مثلاً "جیسا کہ فرمایا گیا یا اسی لئے کہا جاتا ہے : "الصلاة معراج المؤمن""

چنانچہ حضرت کے مشہور خطبات ﴿جو "اصلاحی خطبات" کے نام سے مشہور ہیں۔﴾ کی جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۷ میں معراج کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عظیم مرتبہ پر فائز فرمانے کا ذکر کرتے ہوئے جب اس جملہ کو بیان فرمایا تو اس میں بھی درجِ ذیل محتاط الفاظ میں اسے بیان فرمایا:

> "دیکھئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کا ایسا عظیم مرتبہ عطا فرمایا جو کائنات میں کسی اور کو عطا نہیں ہوا، اس مقام پر پہنچے جہاں جبرئیل علیہ السلام بھی نہ پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قربِ خاص عطا فرمایا، جس کا ہم اور آپ تصور بھی نہیں کر سکتے، معراج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانِ حال سے یہ عرض کیا کہ یا اللہ! آپ نے مجھے قرب کا اتنا بڑا مقام عطا فرمادیا میرے امتیوں کو یہ مقام کیسے حاصل ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جواب میں نماز کا تحفہ دیدیا اور فرمایا کہ جاؤ اپنی امت سے کہنا کہ پانچ نماز پڑھا کرے، اور جب نماز پڑھے گی تو اس میں سجدہ بھی کرے گی اور جب سجدہ کرے گی تو ان کو میرا قرب حاصل ہو جائیگا۔ اسی لئے فرمایا گیا: "الصلاة معراج المؤمن". نماز مؤمنین کی معراج ہے۔"

آنجناب نے جو آڈیو بیان بھیجا ہے اس میں واقعی "حدیث" کا لفظ موجود ہے یعنی اس میں جملہ یوں ہے: "فرمایا گیا حدیث میں "الصلاة معراج المؤمنین"" لیکن یہاں بھی حضرت دامت برکاتہم العالیہ نے روانی میں اگرچہ "حدیث" کا لفظ ذکر فرمایا ہے، مگر اسی بیان کا سیاق وسباق بھی وہی ہے جو اوپر اصلاحی خطبات جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۷ کے حوالہ سے لکھا گیا ہے اور مذکورہ سیاق وسباق سے یہاں بھی حضرت دامت برکاتہم العالیہ کا مقصد واضح طور پر یہی سمجھ آرہا ہے کہ حضرت یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حدیث سے مذکورہ مفہوم ثابت ہے۔ حضرت دامت برکاتہم العالیہ کا یہ مقصد نہیں ہے کہ حدیث میں بعینہ یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں، اور نہ ہی حضرت دامت برکاتہم العالیہ نے ان الفاظ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرمایا ہے۔

چنانچہ اس بیان میں بھی مذکورہ جملہ کہنے سے پہلے حضرت دامت برکاتہم العالیہ درجِ ذیل تمہید بیان فرمارہے ہیں:

> "یوں لگتا ہے، واللہ اعلم کہ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بارگاہِ الٰہی میں باریابی ہوئی تو شاید اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ عرض کیا ہو کہ یا اللہ آپ نے مجھے تو یہ مقام عطا فرمادیا، یہ مقام بلند عطا فرمادیا، میری امت کا کیا ہو گا؟ میری امت کو جسکی فکر ہر حال، ہر لمحہ دامن گیر ہے، ایسی دامن گیر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا تم امت کی فکر میں اپنی جان کو کھو بیٹھو گے تو اس امت کے لئے کیا لے کر جاؤں؟ آپ نے مجھے تو اس مقام پر سرفراز فرمادیا، میری امت اس مقام تک کیسے پہنچے گی؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی چیز تمہیں تمہاری امت کے لئے دیتے ہیں کہ اسکے ذریعہ تمہاری امت کا ہر فرد کو معراج کے مقام تک پہنچ سکتا ہے، اور وہ تحفہ یہ ہے کہ پانچ نمازوں کا تحفہ لیکر جاؤ امت کے لئے، یہ پانچ نمازیں جیسا کہ فرمایا گیا حدیث میں "الصلاة معراج المؤمنین" کہ نماز مؤمنوں کی معراج ہے۔ یعنی جب اللہ کا بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

دار الافتاء

کا امتی اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں عجز و نیاز کے ساتھ کھڑا ہو کر اسکی بارگاہ میں سربسجود ہوتا ہے، پیشانی ٹیکتا ہے، سجدہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالی فرماتے ہیں کہ بندہ جس وقت سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے تو سب سے زیادہ مجھ سے قریب ہوتا ہے اس وقت جب کہ سجدہ کر رہا ہوتا ہے۔"

نیز جن اکابر کرام نے اپنے بیان یا تحریر میں اسے حدیث کہہ کر بیان فرمایا ہے ان کا مقصد بھی یہی سمجھا جائے گا کہ یہ حدیث کا مفہوم بیان فرما رہے ہیں، نہ کہ بعینہ الفاظِ حدیث۔ تاہم اسکی وضاحت بھی کر دینی چاہیئے، تاکہ مغالطہ نہ ہو۔ **واللہ اعلم بالصواب**

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۸/شوال المکرم/۱۴۴۲ قمری

30/مئی/2021 شمسی

احقر شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳/شوال المکرم/۱۴۴۲ قمری

25/مئی/2021 شمسی

مفتی

نوٹ:۔ مذکورہ بالا جملہ "الصلوٰۃ معراج المؤمن" سے متعلق حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم سے بھی بات ہوئی ہے۔ حضرت نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے۔ اور حضرت اسے حدیث کہنے کے بجائے مقولہ کے طور پر ہی ذکر کرتے ہیں۔ اُس دن روانی میں زبان سے حدیث کا لفظ نکل گیا ہے۔ توجہ دلانے پر حضرت دامت برکاتہم سائل کے شکر گزار ہیں۔

(ماخذہ تبویب: ۲۲۸۹/۴۰)

احقر شاہ محمد تفضل علی

۱۸/۱۰/۱۴۴۲ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۲۸۹/۳۸
مورخہ ۱۹/۱۰/۱۴۴۲ھ
۳۱/۵/۲۰۲۱